Regd No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۲ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پاؤں میں درد کی شکایت ہے احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

مکرم نواب محمد عبداللہ خانصاحب کے متعلق حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رقم فرماتی ہیں کہ انہیں گذشتہ پانچ چھ دنوں سے پھر دل کی کمزوری کی شکایت ہے اور حرارت بھی ہو جاتی ہے۔ گذشتہ رات گھبراہٹ کی وجہ سے نیند ہی نہیں آسکی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مکرم نواب صاحب کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے منصورہ بیگم صاحبہ اور محمودہ بیگم صاحبہ کیلئے بھی دعا کی درخواست کی ہے۔

لاہور ۲۲ ستمبر۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے ایک اطلاع کے مطابق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ آج ۲۳ ستمبر کو نماز جمعہ مسجد احمدیہ لاہور بیرون دہلی دروازہ میں پڑھائیں گے۔

دو کروڑ پاؤنڈ سے زائد کی خرید اور ۴۹ لاکھ پاؤنڈ کے سامان کی ترسیل

پاکستان کے برطانیہ سے درآمد و برآمد کے اہم اعداد و شمار

لنڈن ۲۲ ستمبر (داسٹار) تجارتی بورڈ کے فراہم شدہ اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ پاکستان نے اس سال گذشتہ سات مہینوں میں ۲ کروڑ ۱۱ لاکھ ۷۷ ہزار پانچ سو ایک پونڈ کا سامان برطانیہ سے خریدا ہے۔ گذشتہ سال اسی مدت میں پاکستان نے برطانیہ سے ۴۷ لاکھ ۱۶ ہزار چھ سو اسی پونڈ کا سامان خریدا تھا اس کے برعکس پاکستان نے جولائی تک اس سال برطانیہ کو ۴۹ لاکھ ۳۷ ہزار چھ سو ۳۲ پاؤنڈ کا مال بھیجا ہے جبکہ گذشتہ سال اسی مدت میں ۵۰ لاکھ ۹ ہزار پاؤنڈ کا مال بھیجا تھا۔ برطانیہ کو اس سال ۳۵ لاکھ پونڈ کی پٹ سن اور روئی بھیجی گئی ہے گذشتہ سال انہی ۸ مہینوں میں ساڑھے ۳۳ لاکھ پاؤنڈ کی پٹ سن اور روئی بھیجی گئی تھی۔ اس کے علاوہ اس سال ساڑھے بارہ لاکھ پاؤنڈ کے قریب کی چائے ساڑھے ۸ لاکھ سے زائد کی اون اور ۸ ۳ لاکھ پاؤنڈ سے زائد کی کھالیں برطانیہ کو بھیجی گئیں۔ اس کے مقابلے میں برطانیہ نے اس سال ساڑھے سات ماہ میں پاکستان کو ۸۳ لاکھ پونڈ کا سوت۔ ۲۸ لاکھ پونڈ کی مشینیں اور طیارے۔ ساڑھے ۳۲ لاکھ پاؤنڈ کی متفرق مشینری۔ ساڑھے ۲۱ لاکھ پونڈ کی جنرل مشینری ساڑھے سولہ لاکھ پاؤنڈ کی ادویہ وغیرہ۔ گیارہ لاکھ پاؤنڈ کے قریب کا لوہا اور فولاد دس لاکھ پاؤنڈ کے قریب کا بجلی کا سامان وغیرہ بھیجا

فولاد لکڑی سے بھی سستا

نیویارک ۲۲ ستمبر۔ اس وقت ولایات متحدہ امریکہ میں جو دھاتیں فروخت ہو رہی ہیں ان سب سے فولاد سستا بک رہا ہے۔ فولاد کے سستا بکنے کا یہ عالم ہے کہ اس کا نرخ بعض قسم کی تجارتی لکڑیوں سے بھی کم ہے۔ (داسٹار)

پاکستان کسی کی اقتصادی کمزوری سے فوری فائدہ اٹھانے کے حق میں نہیں

کراچی ۲۲ ستمبر۔ آج ریڈیو پاکستان کراچی سے ایک تقریر نشر کرتے ہوئے سٹیٹ بنک آف پاکستان کے گورنر مسٹر زاہد حسین نے کہا کہ کرنسی کو کم نہ کرنے کے متعلق حکومت پاکستان جو فیصلہ کیا ہے اس سے ہرگز کسی ملک کی اقتصادی کمزوری سے فوری فائدہ اٹھانا مقصود نہیں اور نہ اس کا مقصد ہندوستان کی اقتصادی حالت کو صدمہ پہنچانا ہے بلکہ یہ فیصلہ نہ صرف پاکستان کی بہبود اور صنعتی ترقی کے فروغ کے پیش نظر کیا گیا ہے بلکہ اس مقصد کو سرانجام دینے کیلئے کیا گیا ہے جو سٹرلنگ پاؤنڈ کی قیمت کم کرتے وقت حکومت برطانیہ کے پیش نظر تھا۔ آپ نے کہا حکومت پاکستان کا فیصلہ قطعی ہے اور اسے بدلنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ پاکستان سٹرلنگ علاقے کا بدستور رہے گا اور اس نے یہ فیصلہ خوش بختی سے سٹرلنگ علاقے کی اقتصادی بہتری کے پیش نظر کیا ہے۔

لیبر وزارت کے متعلق عوام کا اعتماد متزلزل ہو گیا

نومبر میں برطانی پارلیمان کے نئے انتخابات کی توقع

لنڈن ۲۲ ستمبر۔ پاؤنڈ سٹرلنگ کی قیمت کم ہونے سے برطانی سیاسی حلقوں میں قیاسات کا نیا دور شروع ہو گیا ہے۔ چنانچہ توقع کی جا رہی ہے کہ برطانوی پارلیمان کے انتخابات آئندہ نومبر میں ہوں گے گو حکومت کے ارکان نے اس افواہ کی تصدیق سے انکار کر دیا ہے۔ اگلے ہفتے پارلیمنٹ کا ایک ہنگامی اجلاس منعقد ہوگا جس میں تازہ ترین صورت حالات پر بحث کی جائے گی۔ چنانچہ قدامت پسند حلقوں نے ابھی سے عدم اعتماد کے اظہار کی تیاریاں شروع کر دی ہیں۔ کیونکہ نئے انتخابات کے لئے حزب مخالف کے لئے اس امر کا یقین دلانا ضروری ہوگا کہ اس کے حامیوں کی کافی تعداد اس سے بگڑ گئی ہے اور اعتماد و بے اعتمادی کے فیصلے کے لئے رائے عامہ کا نیا جائزہ ضروری ہے۔ دوسری طرف ارکان حکومت بھی اپنی پارٹی کے اتحاد کو مضبوط رکھنے کی کوشش کریں گے۔ لیکن بہت سے مبصرین کا خیال ہے کہ لیبر پارٹی کے اثر و رسوخ میں کمی کا واضح اور سنجیدہ ثبوت موجود ہے۔ بعض باخبر حلقے اس سادہ حقیقت کو تسلیم بھی کرتے ہیں کہ اگر فوری طور پر انتخابات ہوئے تو لیبر پارٹی والے نقصان میں رہیں گے کیونکہ قدامت پسندوں کی انتخابی مشینری لیبر والوں سے کہیں مستعد ہے۔ ایک اور اطلاع کے مطابق پیر کو ٹریڈ یونین کا ایک وفد بھی مسٹر کرپس سے ملے گا۔ واضح رہے کہ ٹریڈ یونین کانگرس نے ابھی تک اس مالیاتی تغیر پر اپنی رائے کا اظہار نہیں کیا۔ آئندہ ہنگامی اجلاس میں مسٹر کرپس جلسے کا افتتاح کرتے ہوئے واشنگٹن کی بات چیت اور پاؤنڈ سٹرلنگ کی قیمت میں کمی کے متعلق اظہار خیال کریں گے۔ اس کے بعد مسٹر چرچل کی طرف سے اعتراضات ہوں گے۔ اور سب سے آخر میں مسٹر اٹیلی کی طرف سے جوابات ہوں گے

ہندوستان کے پٹ سن کے کارخانے بند ہو جائیں گے

کلکتہ ۲۲ ستمبر۔ ڈالر کے سلسلے میں ہندوستانی روپے سے شرح تبادلہ مقرر نہ کرنے اور ڈالر کے سلسلے میں کوئی کمی نہ کرنے کے فیصلے پر پٹ سن کے تاجروں اور کارخانہ داروں میں سخت حیرانگی پھیلی ہوئی ہے اور خیال کیا جا رہا ہے کہ اگر کوئی خاص تغیر عمل میں نہ آیا تو ایک ماہ کے اندر اندر تمام کارخانے بند ہو جائیں گے۔ در اصل پاکستانی فیصلے نے ہندوستان کے امریکہ میں ہندوستانی پٹ سن کی جگہ کسی اور چیز کے استعمال کو ...

۴ روکنے کی ساری سکیم پر پانی پھیر دیا ہے بہرحال یہ ظاہر بات ہے کہ ہندوستان میں پٹ سن کی صنعت کا مستقبل تاریک ہے اب ہندوستان کیلئے صرف ایک ہی راہ ہے کہ ہندوستان سے پٹ سن کی تمام اقسام کی برآمد مکمل طور پر ممنوع قرار دیدی جائے ۔

مزید مہاجرین کی آمد کے خلاف

حکومت پاکستان کا احتجاج

کراچی ۲۲ ستمبر۔ ایک خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق حکومت پاکستان نے ہندوستان سے مزید مہاجرین کی آمد کے خطرے کے سلسلے میں سخت احتجاج کیا ہے۔ اس احتجاجی چٹھی میں بوضاحت اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ پاکستان جیسے ستر لاکھ مہاجرین کو کھپانے کی مشکلیں درپیش ہیں اس میں مزید مہاجرین بھیجنے کا امکان پیدا کیا جا رہا ہے۔ پاکستان کی حکومت نے یہ چٹھی جالندھر میں مقیم پاکستان کے ڈپٹی ہائی کمشنر مسٹر عبدالرحمٰن کی اطلاع پر ارسال کی ہے جنہوں نے لکھا تھا کہ جالندھر کے کیمپ میں روزانہ پانسو کے قریب مہاجر آ رہے ہیں۔ یہ مہاجر دہلی، بہار اور یوپی کے بعض حصوں کے ہیں اور حکومت ہندوستان کے اس اقدام کے نتیجے میں وارد ہو رہے ہیں جو اس نے حال ہی میں اندھا دھند طریق پر متروکہ جائیداد کے سلسلے میں شروع کیا ہے۔ اس احتجاجی چٹھی کے آخر میں لکھا گیا ہے کہ حکومت ہندوستان کے اس اقدام سے بین المملکتی آشتی اور امن کو صدمہ پہنچنے کا احتمال ہے۔

گوانگر نہرو ملاقات

نئی دہلی ۲۲ ستمبر۔ کل راشٹریہ سیوا سنگھ کے سب سے بڑے لیڈر مسٹر گوالکر ناگپور سے بذریعہ طیارہ نئی دہلی آئیں گے اور پنڈت جواہر لال نہرو اور مسٹر پٹیل سے ملاقات کریں گے۔

بیرونی اخباروں میں حکومت کا حصہ

کراچی ۲۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کی یہ پالیسی ہے کہ اگر کوئی بیرونی ادارہ یا کمپنی یا شخص پاکستان میں کوئی تجارتی ادارہ کھولنا یا کاروبار کرنا چاہے گا تو اس کے سرمائے میں ۵۱ فیصدی حکومت کے ہوا کریں گے۔ بیرونی اخباروں پر بھی عائد ہوگا۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کوآپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ میں طبع کرا کر ۲۹ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور
مورخہ ۲۳ ستمبر ۵۰ء

مذہبی اشتعال انگیزی

ہمیں مغربی پنجاب کے بعض اضلاع سے متواتر اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ بعض فتنہ پرداز گاؤں گاؤں پھر کر جماعت احمدیہ کے خلاف اشتعال انگیزی کرتے اور بانی سلسلہ احمدیہ کے متعلق نہایت رکیک اور انسانیت سوز الزام تراشی میں مصروف ہیں۔ اور اس طرح بعض سادہ دل دیہاتیوں کو ورغلا کر ان سے احمدیوں کے خلاف حرکات شنیعہ کا ارتکاب کراتے اور عوام میں مذہبی نفرت کے جذبات کو ہوا دے رہے ہیں۔

ہر منصف مزاج انسان کے نزدیک ہر انسان کا حق ہے۔ کہ وہ اپنے عقیدہ پر قائم رہے۔ اور اگر وہ سمجھتا ہے۔ کہ دنیا کی نجات اس عقیدہ کے اختیار کرنے سے ہو سکتی ہے۔ تو اسکو اپنے عقیدہ کی تبلیغ کا بھی حق ہے۔ اسلام میں تو اس بنیادی حق پر بہت زور دیا گیا ہے۔ شاید کسی دوسرے انسانی حق پر اتنا زور نہیں دیا گیا۔ مسلمانوں کو کفار کے خلاف تلوار اٹھانے کی اجازت اسی انسانی حق کے قیام کے لئے دی گئی تھی۔ جب قریش مکہ اسلام کی تبلیغ کو تلوار کے زور سے روکنے پر تل گئے۔ بے بس غلاموں کو جنہوں نے اسلام اختیار کر لیا تھا طرح طرح کے عذاب دیئے۔ تاکہ وہ اسلام سے پھر جائیں۔ مسلمانوں کو اپنے وطن مالوف سے ہجرت پر مجبور کر دیا۔ اور خود حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مکہ کو چھوڑ کر مدینہ میں پناہ لینا پڑی۔ اور پھر اس پر بھی بس نہ کی بلکہ وہاں بھی قریش نے ان کا پیچھا نہ چھوڑا۔ تو آخر اللہ تعالےٰ سے یہ ظلم نہ دیکھا گیا۔ اس نے مذہبی آزادی کے لئے انہیں تلوار اٹھانے کی اجازت دی۔ انہیں انسان کے اس بنیادی حق کے منوانے کے لئے مخالفین کے خلاف جہاد بالسیف کرنے کا حکم دیا۔

ویسے بھی سوچا جائے۔ تو تبلیغ کی آزادی اسلام کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اگر آج تمام دنیا اس بات کی قائل ہو جائے۔ کہ ہر انسان کا حق ہے کہ وہ اپنے عقیدہ کو آزادی سے دنیا میں پیش کر سکے۔ تو ہماری دانست میں اسلام کی کامیابی کے لئے اس سے بڑھ کر کوئی ماحول نہیں ہو سکتا۔ جس کا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ اسلام کی بنیاد اسکی ذاتی خوبیوں پر ہے۔ نہ کہ جبر کی بناء پر۔ ہر ایک بالغ انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ عقیدہ جیسی اہم چیز کے لئے چھان بین کرے اور ہر طرح سے ٹھوک بجا کر دیکھ لے۔

اسلام اللہ تعالیٰ کی پوری پوری فرمانبرداری کا نام ہے۔ اسی لئے اس میں ذرا بھی کھوٹ نہیں ہونا چاہیئے ورنہ اللہ تعالےٰ کے ہاں اسکی قبولیت ناممکن ہے۔ اللہ تعالےٰ نہیں چاہتا کہ باندھ باندھ کر لوگوں کو اس کے حضور پیش کیا جائے۔ جب ایک دنیوی بادشاہ ایسی جبری اطاعت کو جو دل سے نہ ہو۔ پسند نہیں کرتا۔ تو وہ شہنشاہوں کا شہنشاہ ایسی اطاعت کو کس طرح پسند کر سکتا ہے۔ جو بے لوث نہ ہو۔ جو ہر قسم کی ملاوٹ سے پاک نہ ہو۔

الغرض ہر شخص کا حق ہے۔ کہ وہ اپنے عقیدہ کی جس پر وہ دیانتداری سے قائم ہے تبلیغ کرے۔ اس سے یہ بھی نکلتا ہے۔ کہ اسکو دوسروں کے عقیدوں پر جائز تنقید کا بھی حق ہے۔ کیونکہ ایک عقیدہ کی برتری ثابت کرنے کے لئے دوسرے تمام ممکن عقائد کی کمزوری برائی اور ناقابلیت دکھانا ضروری ہے۔ کوئی منصف مزاج انسان ایسی جائز تنقید پر اعتراض نہیں کر سکتا۔ لیکن عقیدہ کا معاملہ چونکہ نہایت نازک ہوتا ہے۔ اس لئے جو شخص دوسروں کے عقائد پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ اس کو نہایت احتیاط سے کام لینے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے لازم ہے کہ وہ ہر اس بات سے احتراز کرے جس سے مخالف کی دلآزاری ہوتی ہو۔ اور اپنی زبان کو ایسے الفاظ اور فقروں کے بولنے سے اور قلم کو لکھنے سے روکے۔ جس سے مخالف کو دکھ اور دلی رنج پہنچنے کا احتمال ہو۔

یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں سخت کلامی سے منع فرمایا ہے۔ اور یہاں تک ہدایت کی ہے۔ کہ بت پرستوں کے بتوں کو بھی برا نہ کہا جائے۔ حالانکہ اسلام میں ہر طرح کی بت پرستی کو مٹانا فرض ہے لیکن اللہ تعالےٰ کسی کافر کی بھی دلشکنی کر کے اپنی توحید اس پر نہیں ٹھونسنا چاہتا۔ اور پھر دوسروں کے بتوں کو گالیاں دینے سے بتوں کا تو کیا نقصان ہوتا ہے۔ گالیاں دینے والے کے اپنے ہی اخلاق کا نقصان ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں اس سے فتنہ و فساد کا دروازہ کھل جاتا ہے۔ اور یہ چیز اللہ تعالےٰ کو سب سے زیادہ ناپسند ہے۔

جو لوگ احمدیت پر نیک نیتی اور فہم و تفہیم کے لئے اعتراض کرتے ہیں۔ ہم سے بڑھ کر ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے کی خوشی کسی کو نہیں ہوتی۔ بلکہ جو لوگ احمدیہ معتقدات پر شرافت اور سنجیدگی سے تنقید کرتے ہیں۔ ہمیں ان کے خلاف بھی نہ صرف شکایت نہیں بلکہ ہم ان کے شکر گذار ہوتے ہیں۔ ہم دل سے چاہتے ہیں۔ کہ ہمارے معتقدات پر لوگ کڑی نکتہ چینی کریں۔ تاکہ اگر وہ ہم پر واضح کر دیں۔ کہ ہم غلطی پر ہیں۔ تو وہ ہم پر احسان کریں گے۔ اور ہمیں غلط راہ اختیار کرنے سے بچا لیں گے۔

ہمیں اس بات پر مسرت حاصل ہوتی ہے۔ کہ دوسرے ہماری باتوں کو ترازو میں تولیں۔ ان کے نقائص ہم کو سمجھائیں۔ لیکن ہمارے ناصحوں اور ہادیوں کو اس بات کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ جو اعتقادات ہم نے اختیار کئے ہیں۔ وہ دل سے اختیار کئے ہیں۔ اگر ہم نے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو مسیح موعود مانا ہے۔ تو سچے دل سے مانا ہے۔ ہمارے دل میں ان کی بڑی عزت ہے۔ بہت بڑی عزت۔ اگر کوئی حضور علیہ السلام کی ذات کے متعلق ناشائستہ الفاظ استعمال کرتا ہے۔ تو ہماری بھی اسی طرح سخت دلآزاری ہوتی ہے جس طرح کسی دوسرے انسان کی اس وقت ہوتی ہے۔ جب کوئی اس کے عزیز اور پیارے کے متعلق ناشائستہ الفاظ استعمال کرتا ہے۔ ہمارے سینوں میں بھی ویسے ہی جذبات موجزن ہوتے ہیں۔ جو ایسے موقع پر کسی دوسرے انسان کے دل میں پیدا ہو سکتے ہیں۔ اگر ہم اکثر اس کو برداشت کرتے ہیں۔ اور اس کا اظہار نہیں کرتے۔ تو اسکی وجہ یہ ہے کہ ہمیں قرآن کریم۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور مسیح موعود علیہ السلام کی یہی تلقین ہے۔ کہ ایسے مواقع پر صبر کا دامن نہ چھوڑو۔ اور اللہ تعالےٰ پر بھروسہ کرو۔ ؏

گالیاں سن کر دعا دو پا کے دکھ آرام دو
(مسیح موعود علیہ السلام)

بے شک ہم ہر وقت یہی کوشش کرتے ہیں۔ کہ ہر اشتعال انگیزی کا جواب صبر اور سکون دل سے دیں۔ اور انشاءاللہ ہم اس پر قائم رہیں گے۔

ہم اپنے ان دوستوں سے تو صرف اتنا ہی عرض کرتے کہ اگر آپ کے دل میں اسلام کے متعلق سچا جوش ہے اگر آپ دنیا میں اسلام کا غلبہ اور دنیا کے کناروں پر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا جھنڈا لہراتا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں۔ اور اگر آپ اپنے وطن کے سچے خیر خواہ ہیں۔ اور پاکستان کے استحکام کا آپ کے دل میں کچھ بھی خیال ہے۔ تو آپ کو ان نامرغوب حرکات سے باز آ جانا چاہیئے اور ملک میں ایسی مسموم فضا پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ جس سے ملک و قوم کو نقصان پہنچے۔ اور اسلام بدنام ہو۔

ہمیں یقین ہے۔ کہ آج کا مسلمان اتنا ناواقف اور سادہ نہیں ہے۔ جو آپ کے مغالطوں میں پڑ کر خواہ مخواہ ملک میں بدامنی اور شورش کی اجازت دے گا۔ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ کہ مسلمان ذرا ذرا سے مذہبی اور اعتقادی اختلاف پر لٹھم لٹھا ہو جایا کرتے تھے۔ اب ان ناکارہ اشغال کی بجائے مسلمان عوام کے سامنے اہم اور بڑے بڑے ضروری کام ہیں۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ اس وقت ہر مسلمان کہلانے والے کے لئے خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتا ہو۔ ایک متحدہ اور متفقہ سیاسی محاذ قائم کرنے کی سخت ضرورت ہے۔ کیونکہ اب کسی ایک فرقہ کی زندگی اور موت کا سوال نہیں۔ بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کی زندگی اور موت کا سوال درپیش ہے۔ ہمیں سمجھ نہیں آتی۔ کہ اس وقت جبکہ مسلمان ایک قیامت کے زمانے سے گذر رہے ہیں۔ ہمارے یہ مذہبی کہلانے والے لوگ بجائے اس کے کہ مسلمانوں کو تلقین کرتے کہ اپنے اختلافات پس پشت ڈال کر سب کے سب اپنے مشترک دشمن کا مقابلہ مل کر کریں۔ کیوں مسلمانوں میں تفریق و تشتت پیدا کرنے میں مصروف ہیں۔ اور کیوں اپنی صفوں میں انتشار کا بیج بو رہے ہیں۔ کیا ایسے لوگوں کو کوئی سمجھانے والا نہیں؟

تبلیغ اور تقویٰ

اگر ہمارے دل خدا تعالےٰ کے خوف سے بھرے ہوئے ہوں گے۔ اور گناہوں کی آلائش سے بچنے کی کوشش کرتے رہیں گے۔ تو ہماری زبان میں ایسا اثر پیدا ہو جائے گا۔ کہ جو بات ہمارے منہ سے نکلے گی۔ وہ دوسرے کے دل پر جا کر بیٹھے گی۔ پس اپنی تبلیغ میں اثر پیدا کرنے کے لئے خدام کو تقویٰ اور طہارت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔

(مہتمم تبلیغ مجلس خدام الاحمدیہ)

مرکزی چندہ جات اور ان کی ترسیل

کچھ دنوں سے مرکزی چندہ جات کی آمد میں غیر معمولی سستی واقع ہو رہی ہے۔ گو اسکی اور وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔ مگر ایک وجہ یہ بھی ہے۔ کہ عہدیداران مال وصول کردہ چندہ کی ترسیل میں اس قدر تعجیل سے کام نہیں لیتے۔ جو اس کا حق ہے۔ اس لئے بذریعہ اعلان ہذا جملہ سیکرٹریان مال کی خدمت میں بطور یاد دہانی اور تاکیداً گذارش کی جاتی ہے۔ کہ مرکزی ضروریات کا تقاضا ہے کہ رقوم چندہ جات جلد جلد مرکز پہنچتی رہیں۔ تاکہ ضروری اور اہم کاموں میں روپیہ کے نہ ہونے کی وجہ سے تعویق نہ ہو۔ زیادہ سے زیادہ ہر ماہ کا چندہ اس ماہ کی بیس تاریخ تک مرکز میں ضرور پہنچ جانا چاہیئے۔ (نظارت بیت المال)

یوم التبلیغ کے لئے ۲۵ ستمبر مقرر ہے۔ اس دن ہر جماعت منظم طریق سے تبلیغ کا انتظام کرے۔

تاریخِ احمدیت کا ایک یادگاری دن

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا سفرِ ربوہ

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے

یوں تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کئی دفعہ ربوہ تشریف لے جا چکے ہیں۔ اور گذشتہ جلسہ سالانہ بھی ربوہ میں ہی منعقد ہوا تھا۔ جبکہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مع اہل و عیال کئی دن تک ربوہ میں قیام فرمایا تھا۔ لیکن یہ سب سفر عارضی رنگ رکھتے تھے۔ اور ابھی تک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی مستقل سکونت رتن باغ لاہور میں ہی تھی۔ لیکن جو سفر ۱۹ ستمبر ۱۹۴۹ء کو بروز دوشنبہ اختیار کیا گیا۔ وہ ربوہ کی مستقل رہائش کی غرض سے تھا۔ گویا دوسرے الفاظ میں یہ ہماری قادیان سے ہجرت کی تکمیل کا دن تھا۔ جبکہ خلیفۂ وقت اور امام جماعت قادیان سے باہر آنے کے بعد اپنی عارضی رہائش گاہ سے منتقل ہو کر جماعت احمدیہ کے قائمقام مرکز ربوہ میں رہائش رکھنے کی غرض سے تشریف لے گئے۔ پس یہ دن جماعت احمدیہ کی تاریخ میں ایک یادگاری دن تھا۔ اور میں امید کرتا تھا۔ کہ الفضل کی طرف سے اس سفر کی رپورٹ تیار کرنے کا کوئی انتظام کیا گیا ہوگا۔ لیکن چونکہ آج تک ایسی کوئی رپورٹ میری نظر سے نہیں گذری۔ اس لئے میں مختصر طور پر اس سفر کے چشم دید حالات تاریخ احمدیت کو ضبط میں لانے کی غرض سے درج ذیل کرتا ہوں۔

دراصل گو میرا دفتر ابھی تک لاہور میں ہی ہے۔ مگر میں نے اس سفر کی تاریخی اہمیت کو محسوس کر کے یہ ارادہ کیا تھا۔ کہ میں انشاء اللہ اس سفر میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ جاؤنگا۔ اور سفر اور ربوہ کی دعا میں شریک ہو کر اسی دن شام کو لاہور واپس پہونچ جاؤں گا۔ چنانچہ خدا نے مجھے اس کی توفیق دی۔ جس کے نتیجہ میں میں ذیل کی چند سطور ہدیہ ناظرین کرنے کے قابل ہوا ہوں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا فیصلہ تو یہ تھا کہ انشاء اللہ ۱۹ ستمبر ۱۹۴۹ء کو صبح آٹھ بجے لاہور سے روانگی ہوگی مگر دفتری انتظام کے نقص کی وجہ سے یہ روانگی وقت مقررہ پر نہیں ہوسکی۔ چنانچہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ آٹھ بجے صبح کی بجائے دس بجکر پچاس منٹ پر یعنی قریباً گیارہ بجے رتن باغ لاہور سے بذریعہ موٹر روانہ ہوئے۔ حضور کی موٹر میں حضرت ام المومنین اطال اللہ بقاءھا اور حضرت سیدہ ام ناصر احمد صاحبہ اور شائد ایک دو بچیاں ساتھ تھیں۔ اور حضور کے پیچھے دوسری موٹر میں حضرت صاحب کی بعض دوسری صاحبزادیاں اور ایک بہو اور بعض بچے اور میاں محمد یوسف صاحب پرائیویٹ سیکرٹری سوار تھے۔ تیسری موٹر میں سیدہ بشریٰ بیگم مہر آپا صاحبہ اور محترمہ ام وسیم احمد صاحبہ اور بعض دوسرے بچے تھے۔ اور ان کے پیچھے چوتھی موٹر میں خاکسار مرزا بشیر احمد اور میرے اہل و عیال اور عزیزہ آمنہ بیگم سیال اہلیہ محترمی چوہدری عبدالحمید صاحب سپرنٹنڈنٹ انجنیئر اور میاں غلام محمد صاحب اختر ایم۔ اے [illegible] سوار تھے۔ شاہدرہ سے [illegible] حضرت صاحب نے اپنی موٹر کو روک کر انتظار کیا۔ کیونکہ ابھی تک تیسری موٹر نہیں پہونچی تھی۔ اور کچھ وقت انتظار کرنے کے بعد آگے روانہ ہوئے۔ ایک لاری اور دو ٹرک کافی عرصہ بعد روانہ ہوئے۔

رتن باغ سے روانہ ہونے سے پہلے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہدایت فرمائی تھی۔ کہ سب لوگ رتن باغ سے روانہ ہوتے ہوئے اور پھر ربوہ کی سرزمین میں داخل ہوتے ہوئے یہ قرآنی دعا جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ کی ہجرت کے وقت سکھلائی گئی تھی پڑھتے جائیں یعنی:۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ
صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ
صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ
لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا

چنانچہ اسی دعا کے ورد کے ساتھ قافلہ روانہ ہوا۔ اور رستہ میں بھی یہ دعا برابر جاری رہی۔ چونکہ روانگی میں دیر ہوگئی تھی۔ اس لئے موٹریں کافی تیز رفتاری کے ساتھ گئیں اور سفر کا آخری حصہ تو غالباً ستر پچھتر میل فی گھنٹہ کی رفتار سے طے ہوا ہوگا۔ اور اسی غرض سے رستہ میں کسی جگہ ٹھہرا بھی نہیں گیا یہی وجہ ہے کہ محترمی شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی موٹر جو لاہور سے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ پہلے روانہ ہوئی تھی۔ اور اس میں محترمی مولوی عبدالرحیم صاحب درد بھی بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ ہمیں رستہ میں ہی ربوہ کے قریب چناب کے پل پر مل گئی تھی۔ یہ گویا اس سفر کی پانچویں موٹر تھی۔ اس کے علاوہ ایک چھٹی موٹر بھی تھی۔ جس میں محترمی ملک عمر علی صاحب رئیس ملتان اور ہمارے بعض دوسرے عزیز بیٹھے تھے۔ لیکن یہ موٹر چونکہ بعد میں چلی۔ اور زیادہ رفتار بھی نہیں رکھ سکی۔ اس لئے وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ربوہ میں داخل ہونے کے کچھ عرصہ بعد پہنچی۔

چناب کا پل گزرنے کے بعد جب سے آگے ربوہ کی سرزمین کا آغاز ہوتا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اپنی موٹر سے اتر آئے۔ اور دوسرے سب ساتھی بھی اپنی اپنی موٹروں سے اتر آئے۔ البتہ مستورات موٹروں کے اندر بیٹھی رہیں۔ اس جگہ اتر کر بعض دوستوں نے اعلان کی غرض سے اور اہل ربوہ تک اطلاع پہنچانے کے خیال سے ریوالور اور رائفل کے کچھ کارتوس ہوا میں چلائے۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے اپنے رفقاء میں اعلان فرمایا۔ کہ میں یہاں قبلہ رخ ہو کر مسنون دعا کرتا ہوں۔ اور ہمارے دوست بھی اس دعا کو بلند آواز سے دہراتے جائیں۔ اور مستورات بھی اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے یہ دعا دہرائیں۔ اس کے بعد حضور نے ہاتھ اونچے کر کے یہ دعا کرنی شروع کی۔

رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ
صِدْقٍ وَّاَخْرِجْنِیْ مُخْرَجَ
صِدْقٍ وَّاجْعَلْ لِّیْ مِنْ
لَّدُنْکَ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا
وَقُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ
الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ
زَهُوْقًا۔

"یعنی اے میرے رب مجھے اس بستی میں اپنی بہترین برکتوں کے ساتھ داخل کر اور پھر اے میرے آقا مجھے اس بستی سے نکال کر اپنی اصل قیامگاہ کی طرف اپنی بہترین برکتوں کے ساتھ لے جا۔ اور اے مومنو تم خدائی برکتوں کو دیکھ کر اس آواز کو بلند کرو کہ حق آگیا۔ اور باطل بھاگ گیا۔ اور باطل کے لئے تو بھاگنا ہی مقدر ہو چکا ہے۔"

یہ دعا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے چناب کا پل گزر کر اور قبلہ رخ ہو کر ربوہ کی زمین کے کنارے پر کھڑے ہو کر کئی دفعہ نہایت سوز اور رقت کے ساتھ دہرائی۔ اور اس کے بعد موٹروں میں بیٹھ کر آگے روانہ ہوئے۔ کیونکہ ربوہ کی موجودہ بستی چناب کے پل سے قریباً دو میل آگے ہے۔ اس عرصہ میں بھی سب دوست اوپر کی دعا کو مسلسل دہراتے چلے گئے۔ جب ربوہ کی بستی کے سامنے موٹریں پہونچیں۔ تو اس وقت ربوہ اور اس کے گردونواح کے سینکڑوں دوست ایک شامیانہ کے نیچے حضرت صاحب کے استقبال کے لئے جمع تھے۔ اس وقت جبکہ قریباً ڈیڑھ بجے کا وقت تھا۔ سب سے آگے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی موٹر تھی۔ اس کے بعد ہماری موٹر تھی۔ اس کے بعد غالباً سیدہ بشریٰ بیگم صاحبہ مہر آپا کی موٹر تھی۔ اس کے بعد حضرت صاحب کی صاحبزادیوں کی موٹر تھی۔ اور اس کے بعد غالباً محترمی شیخ بشیر احمد صاحب کی موٹر تھی۔

جب حضرت صاحب اپنی موٹر سے اترے تو ربوہ کے چند نمائندہ دوست جن میں محترمی مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے ناظر اعلےٰ اور محترمی سید ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ و امیر مقامی اور حضرت مفتی محمد صادق صاحب اور عزیز ڈاکٹر مرزا منور احمد سلمہ اللہ اور بعض ناظر صاحبان اور تحریک جدید کے وکلاء صاحبان اور محترمی مولوی ابوالعطاء صاحب وغیرہ شامل تھے آگے آئے۔ اور حضور کے ساتھ مصافحہ کر کے حضور کو اس شامیانہ کی طرف لے گئے۔ جو چند گز مغرب کی طرف نصب شدہ تھا۔ اور جس میں دوسرے سب دوست انتظار کر رہے تھے۔

مجالس اجتماع پر نمائندگی کے لئے نمائندگان کے نام ۱۰ اکتوبر تک دفتر مرکزیہ ربوہ میں بھجوا دیں ہر بیس یا بیس کی کسر پر ایک نمائندہ۔ مرزا منور احمد مہتمم

حضرت صاحب اس وقت بھی رب ادخلنی مدخل صدق والی دعا دہرا رہے تھے۔ اور دوسروں کو بھی ہدایت فرماتے تھے۔ کہ میرے ساتھ ساتھ یہ دعا دہراتے جاؤ۔ شامیانے کے نیچے پہنچ کر حضرت صاحب نے وضو کیا اور پھر سب دوستوں کے ساتھ قبلہ رخ ہو کر ظہر کی نماز ادا فرمائی۔ یہ گویا ورود ربوہ کا سب سے پہلا کام تھا۔ نماز اور سنتوں سے فارغ ہو کر حضور نے ایک مختصر سی تقریر فرمائی۔ جس میں فرمایا کہ میں امید رکھتا تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت کی سنت کو سامنے رکھ کر آپ لوگ رستہ تک آگے آ کر استقبال کریں گے۔ تاکہ ہم سب متحدہ دعاؤں کے ساتھ ربوہ کی سرزمین میں داخل ہوتے۔ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے اب میں اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پھر اس دعا کو دہراتا ہوں۔ اور سب دوست بلند آواز سے میرے پیچھے اس دعا کو دہراتے جائیں۔ چنانچہ آپ نے شاید تین دفعہ یا پانچ دفعہ رب ادخلنی مدخل صدق اور قل جاء الحق والی دعا دہرائی۔ اور سب دوستوں نے بلند آواز سے آپ کی اتباع کی۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے مختصر طور پر اس دعا کی تشریح فرمائی۔ کہ یہ دعا وہ ہے۔ جو مدینہ کی ہجرت کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سکھائی گئی تھی۔ اور اس میں ادخلنی (مجھے داخل کر) کے الفاظ کو اخرجنی (مجھے نکال) کے الفاظ پر اس لئے مقدم کیا گیا ہے تاکہ اس بات کی طرف اشارہ کیا جائے۔ کہ مدینہ میں داخل ہو کر رک جانا ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت کی غرض و غایت نہیں ہے۔ بلکہ یہ صرف ایک درمیانی واسطہ ہے۔ اور اس کے بعد پھر مدینہ سے نکل کر مکہ کو واپس حاصل کرنا اصل مقصد ہے اور پھر اس کے ساتھ قل جاء الحق والی دعا کو شامل کیا گیا۔ تاکہ اس بات کی طرف اشارہ کیا جائے۔ کہ مومن کی ہجرت حقیقتاً اعلاء کلمۃ اللہ کی غرض سے ہوتی ہے۔ نیز اس میں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہجرت خدا کے فضل سے مقبول ہوئی ہے۔ کیونکہ خدا نے اس کے ساتھ ہی حق کے قائم ہونے اور باطل کے بھاگنے کے لئے دروازہ کھول دیا ہے۔ اور پھر اسی تمثیل کے ساتھ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے قادیان کا ذکر کیا۔ کہ ہم بھی قادیان سے نکالے جا کر ہجرت پر مجبور ہوئے ہیں۔ مگر ہمارا یہ کام نہیں۔ کہ اپنی ہجرت گاہ میں ہی دھرنا مار کر بیٹھ جائیں۔ بلکہ اپنے اصل اور دائمی مرکز کو واپس حاصل کرنا ہمارا اصل فرض ہے۔

اس تقریر کے بعد جس میں ایک طرف موٹروں میں بیٹھے بیٹھے مستورات بھی شریک ہوئی تھیں حضرت امیر المومنین اپنی ربوہ کی عارضی فرودگاہ تشریف لے گئے۔ جو ریلوے سٹیشن کے قریب تعمیر کی گئی ہے۔ میں نے اس فرودگاہ کو عارضی فرودگاہ اس لئے کہا ہے۔ کہ اب تک جتنی بھی عمارتیں ربوہ میں بنی ہیں۔ وہ دراصل سب کی سب عارضی ہیں۔ اور اس کے بعد پلاٹ بندی ہونے پر مستقل تقسیم ہوگی۔ اور لوگ اپنے اپنے مکان بنوائیں گے۔ حضرت صاحب کے مکان میں ربوہ کی مستورات استقبال کی غرض سے جمع تھیں۔ جن کی قیادت ہماری ممانی سیدہ ام داؤد احمد صاحبہ فرما رہی تھیں۔ اس کے بعد حضرت صاحب اور دوسرے عزیزوں اور اہل قافلہ نے کھانا کھایا۔ جو صدر انجمن احمدیہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ کی طرف سے پیش کیا تھا۔

غالباً ربوہ میں وارد ہونے کے معاً بعد یہ پروگرام بھی تھا۔ کہ حضرت صاحب اپنی مجوزہ مستقل رہائش گاہ کے ساتھ متصل زمین میں مسجد کی بنیاد بھی رکھیں گے۔ لیکن چونکہ اس مسجد کی داغ بیل میں کچھ غلطی نظر آئی۔ اس لئے اسے کسی دوسرے وقت پر ملتوی کر دیا گیا۔ عصر کی نماز حضور نے اس مسجد میں ادا فرمائی۔ جو حضور کے عارضی مکان کے قریب ہی عارضی طور پر بنائی گئی ہے۔ اور اسی لئے اسے مسجد کی بجائے "جائے نماز" کا نام دیا گیا ہے۔ کیونکہ بعد میں یہ مسجد مستقل جگہ کی طرف منتقل کر دی جائے گی۔ یہ جائے نماز ایک کھلے چھپر کی صورت میں ہے۔ جس کے نیچے لکڑی کے ستونوں کا سہارا دیا گیا ہے اور اس کے سامنے ایک فراخ کچا صحن ہے۔ اور اس مسجد کے علاوہ بھی ایک دو عارضی مسجدیں ربوہ میں تعمیر کی جا چکی ہیں۔ کیونکہ اس وقت ربوہ کی آبادی ایک ہزار نفوس کے قریب بتائی جاتی ہے۔ اور آبادی کی نوعیت بھی ایسی ہے۔ کہ عام نمازوں میں سب دوستوں کا ایک مسجد میں جمع ہونا مشکل سمجھا گیا ہے۔ عصر کی نماز کے بعد دوستوں نے حضور سے مصافحہ کا شرف بھی حاصل کیا۔

اوپر کے مختصر مگر بابرکت پروگرام کے بعد یہ خاکسار اپنے ساتھیوں کے ساتھ ربوہ سے ۶½ بجے شام کو روانہ ہو کر ۹½ بجے لاہور واپس پہنچ گیا۔ اور اس بات پر خدا کا شکر ادا کیا۔ کہ مجھے اس مبارک تقریب میں شرکت کا موقع میسر آیا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ رتن باغ لاہور۔ ۲۱/۹/۴۹

درخواست دعاء

ماسٹر محمد ابراہیم صاحب خلیل جو اس وقت فری ٹاؤن (سیرالیون) میں فریضۂ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کی اہلیہ صاحبہ کئی روز سے بیمار ہیں اور آج ان کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ خلیل صاحب خود بھی بیمار ہیں۔ اس لئے تمام احباب سے دعا کیلئے درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے دونوں کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار جلال الدین شمس از ربوہ

تعلیم الاسلام کالج کے متعلق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

"یورپ کے فلسفہ کی اس وقت اسلام کے ساتھ عظیم الشان جنگ ہو رہی ہے۔ اس فلسفہ کے ذریعہ لوگوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کہیں روح کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کہیں مرنے کے بعد کی زندگی کے متعلق لوگوں کے دلوں میں شبہات پیدا کئے جاتے ہیں۔ غرض قسم قسم کے شبہات اور وساوس ہیں جو لوگوں کے قلوب میں پیدا کر کے ان کو اسلام اور ایمان سے برگشتہ کیا جاتا ہے۔ اس زہر کے ازالہ کا بہترین طریق یہی ہے کہ وہ کالج جن میں یہ یورپ کا فلسفہ پڑھایا جاتا ہے ان کالجوں میں ایسے پروفیسر مقرر کئے جائیں جو دین کو سیکھنے اور اس پر غور کرنے والے ہوں ..... مگر ایسے مواقع قادیان سے باہر ہندوستان میں کسی کالج میں میسر نہیں آ سکتے بلکہ ہندوستان کیا ساری دنیا میں کوئی ایسا کالج نہیں جہاں ان شبہات کے تدارک کا سامان ہو۔" (الفضل ۱۳ جون ۱۹۴۴ء)

(نوٹ) داخلہ ۱۹ ستمبر سے ۳۰ ستمبر تک جاری رہے گا۔ (پرنسپل)

تحریک جدید کا وعدہ پورا کرنے کا آخری وقت قریب آگیا!

کیا آپ وعدہ پورا کرنے والوں میں آخری آدمی بننا پسند کریں گے؟

"تمہیں کوشش کرنی چاہئیے کہ تم نیکی میں سب سے پہلے حصہ لینے والے ہو اور اگر تم کسی وجہ سے پہلے حصہ لینے والوں میں نہیں آ سکتے تو کوشش کرو کہ درمیانی درجہ تمہیں میسر آ جائے اگر تم درمیان میں بھی شامل نہ ہو سکے تو اس کے بعد جس قدر جلد ہو سکے نیکی میں حصہ لے لو اور کم سے کم تم یہ کوشش کرو کہ تم آخری آدمی مت ہو۔"

مجاہدین تحریک جدید! وعدوں کی ادائیگی کا آخری وقت قریب آ رہا ہے۔ آپ کی موعودہ رقم کا انتظار ہے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔ (نائب وکیل المال تحریک جدید)

تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل جلد خریدئیے!

وہ خزانے کہ جن کی تقسیم کی دنیا ایک مدت سے انتظار کر رہی تھی کہ کب وہ خدا کا موعود مسیح آئیگا اور دنیا کے لئے خزانوں کے دروازے کھول دے گا۔ سو خوشخبری ہے ایسے لوگوں کے لئے کہ جو اس انتظار میں تھے۔ وہ وقت آگیا ہے۔ اور خدا کا مسیح ان خزائن کو تقسیم کر رہا ہے۔ آؤ دوڑو اور اپنا حصہ لو۔ خوش قسمت ہے وہ جو اس خزانہ سے اپنی جھولی بھر لیتا ہے۔ اور خوش نصیب ہے وہ جو اس فیض کے چشمہ سے اپنی پیاس بجھاتا ہے۔

حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی لطیف تصنیف تفسیر کبیر جلد اول جزو اول چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ یعنی پہلے پارہ کے پہلے ۹ رکوع۔ احباب جماعت فوری طور پر اس کی خرید کی طرف توجہ فرمائیں اور جلد سے جلد منگوائیں۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ جلد سوئم کی طرح احباب کو وقت کا سامنا کرنا پڑے۔ اور ایک ایک نسخہ سو سو روپیہ بلکہ اس سے بھی زائد میں خریدنا پڑے۔ ہدیہ تفسیر کبیر جلد اوّل جزو اوّل مجلد ۵/۸/ روپے۔ اخراجات ڈاک و پیکنگ ایک روپیہ گیارہ آنہ کل سات روپے تین آنے۔ مبلغ سات روپے تین آنے دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ ربوہ بمد تفسیر کبیر جمع کرانے کی صورت میں رقم کے جمع ہوتے ہی تفسیر بذریعہ رجسٹری ارسال کر دی جائے گی۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

فہرست ووٹران پنجاب اسمبلی کی تیاری

اس وقت مغربی پنجاب کی ووٹروں کی فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ اور تمام بالغ مرد اور تمام بالغ عورتیں جن کی عمر ۲۱ سال سے کم نہ ہو۔ بطور ووٹر درج ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ کوشش ہونی چاہیئے۔ کہ کوئی احمدی کا دوست جو اس شرط کو پورا کرتا ہو۔ ووٹر ہونے سے باہر نہ رہ جائے۔ تعلیم اور جائداد وغیرہ کی کوئی شرط نہیں صرف عمر کی شرط ہے۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کے لئے لازم ہے کہ وہ جماعت میں عام بیداری پیدا کرنے اور ہوشیار کرنے کے علاوہ تمام احمدی افراد کی فہرست اپنے طور پر بھی تیار کر لیں۔ جو ۲۱ سال سے کم نہ ہوں۔ جب پٹواری یا محرر ووٹروں کی فہرست تیار کرے تو آپ اپنی فہرست کے ساتھ ان کی فہرست کا مقابلہ کر کے مزید اطمینان کر لیں۔ کہ کوئی احمدی ووٹر فہرست میں درج ہونے سے باہر تو نہیں رہ گیا۔ اور یہ کہ دونوں فہرستیں ایک جیسے کوائف پر مشتمل ہیں۔

(نظارت امور عامہ)

سمندر کے کنارے

خدام الاحمدیہ لیگوس (افریقہ) کا اجتماع

از مکرم محمد افضل صاحب قریشی مولوی فاضل واقف زندگی مبلغ لیگوس نائیجیریا

نوجوان ہی قوم کی پشت پناہ اور روح رواں ہوتے ہیں۔ حضرت امیر المومنین سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ نے نوجوانان احمدیت کی ترقی اور اصلاح کے لئے جو ادارہ خدام الاحمدیہ کے نام سے جاری فرمایا ہے اسکے شاندار نتائج آئے دن منصۂ شہود میں آرہے ہیں نائیجیریا میں جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۳ و ۱۴ اگست ۱۹۴۹ء کے موقعہ پر خدام الاحمدیہ لیگوس نے جس ایثار اور قربانی کا نمونہ پیش کیا ہے۔ اس کا مختصر ذکر جلسہ سالانہ کی رپورٹ مطبوعہ الفضل میں احباب کی خدمت میں پیش ہو چکا ہے۔ خدام میں مزید دلچسپی اور تعاون کی روح بڑھانے کے لئے مقامی امیر صاحب برادرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی بی اے نے مورخہ ۲۰ اگست ۱۹۴۹ء کو سمندر کے کنارے پکنک پر جانے کا پروگرام بنایا۔ اس موقعہ پر ایک تقریری مقابلے کا بھی فیصلہ کیا گیا۔ ایک ہفتہ پہلے جملہ انتظامات کی تکمیل کے لئے خدام کے ذمہ ڈیوٹیاں لگا دی گئیں فیصلہ یہ قرار پایا کہ صبح کا ناشتہ اور دوپہر کا کھانا سمندر کے کنارے پکایا اور تناول کیا جائے

لیگوس شہر اگرچہ جزیرہ ہے جو Lagoon میں واقع ہے۔ لیکن اصل سمندر یہاں سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس جگہ کو Bar Beach کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہاں پر لیگون اور سمندر آپس میں ملتے ہیں۔ تمام جہاز اسی رستہ سے آتے اور جاتے ہیں۔ ۲۰ اگست ازرد کے روز ۸ بجے صبح جملہ خدام الاحمدیہ دار التبلیغ میں اکٹھے ہوئے۔ یہاں سے بصورت قافلہ روانہ ہوئے وہاں پہنچ کر سمندر سے چند قدموں کے فاصلہ پر ایک سبزہ زار جھنڈ کے نیچے ڈیرہ لگایا گیا۔ اس قافلہ میں ہم تین پاکستانی مبلغین یعنی برادرم مولوی نور محمد صاحب نسیم انچارج برادرم مولوی سید احمد شاہ صاحب فاضل مبلغ سیپلے اور خاکسار راقم الحروف محمد افضل قریشی، کے علاوہ باقی مقامی خدام تھے

اس موقعہ پر خدام نے تعاون محبت اور اخوت کا جو نظارہ پیش کیا وہ پبلک کے لئے قابل حیرت اور باعث رشک تھا۔ کیونکہ وہ دیکھ رہے تھے کہ تعلیم یافتہ نوجوانوں میں سے بعض چولہا بنا رہے ہیں۔ بعض لکڑیوں کی تلاش میں ہیں۔ تو دوسرے بعض مرغ ذبح کر رہے ہیں۔ کوئی پانی لانے کو دوڑ رہا ہے۔ کوئی آگ جلانے کی فکر میں ہے۔ بعض برتن صاف کر رہے ہیں۔ غرضیکہ وہ حیران ہو ہو جاتے تھے کہ وہ کیا بات ہے جس نے سفید اور کالوں کو ایک سلک میں منسلک کر دیا ہے۔ آخر ہماری پگڑیوں کو دیکھ کر خود بخود ہی سمجھ جاتے تھے کہ ہو نہ ہو یہ جماعت احمدیہ کے نوجوان ہیں۔ غرضیکہ چند منٹ میں ناشتہ تیار ہو گیا جملہ خدام نے ریت پر بیٹھ کر کھایا۔

ناشتہ کے بعد اب تقریری مقابلہ تھا۔ یہاں کے حالات کے مطابق مقابلے کا دلچسپ عنوان یہ تھا کہ آجکل نائیجیریا کو کلرک درکار ہیں یا کسان تین تین افراد کا گروپ تھا۔ جملہ مقررین ہر طرح پوری تیاری کے ساتھ آئے۔ کلرک پارٹی کے لیڈر مسٹر   تھے اور کسان پارٹی کے لیڈر مسٹر اسماعیل بالوغون تھے ہر ایک نے اپنی اپنی اہمیت کو ثابت کرنے کے لئے بڑھ چڑھ کر زور لگایا اگر ایک طرف کسان پارٹی کہہ رہی تھی کہ ملک کی دولت پیداوار پر منحصر ہے۔ نائیجیریا ہر سال سیکڑوں من کوکو ہزاروں من روئی اور مونگ پھلی برآمد کرتا ہے یہ سب کسانوں کی محنت اور جانفشانی کی رہین منت ہے۔ تو دوسری طرف کلرک پارٹی اپنی بات منوانے پر تلی رہی تھی کہ مانا یہ سب کسانوں کی محنت ہے لیکن برآمد اور درآمد کا جھمیلا کون طے کرتا ہے اگر کلرک نہ ہوں تو کسانوں کی یہ پیداوار تمام نائیجیریا میں گل سڑ کر رہ جائے۔ غرضیکہ خوب گرما گرم مقابلہ ہوا۔ دوسرے لوگ بھی سننے کو آئے اور دل ہی دل میں داد دیتے رہے۔ بالآخر صاحب صدر جناب سیفی صاحب نے اپنے ریمارکس میں اس تقریری مقابلہ کی کامیابی پر خوشی اور مسرت کا اظہار کیا اور بتایا کہ ہم تو سمجھے تھے کہ ہمارے نوجوان ان امور میں کورے ہوں گے۔ لیکن اب ہمیں محسوس ہوتا ہے کہ ان گودڑیوں میں بیش قیمت لعل چھپے ہوئے ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ انہیں جلا دے کر دنیا میں پیش کیا جائے فن تقریر اور دلائل کی قوت کے لحاظ سے کلرک پارٹی غالب رہی۔

تقریری مقابلہ کے بعد اب سیر و تفریح کا وقت تھا۔ بعض دوست اور مواد وفر سمندر کے نظاروں میں مشغول ہو گئے۔ بعض سمندر میں نہانے کو چلے گئے دوسرے سامان کی حفاظت اور کھانا پکانے میں معروف رہے۔ عین دو بجے دفعتہً سارا میدان اللہ اکبر کی بلند آواز سے گونج اٹھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ یہاں کوئی مسجد تعمیر ہو چکی ہے جس کا مؤذن لوگوں کو نماز کے وقت کی اطلاع دے رہا ہے۔ مسلمانوں کے اس طرہ امتیاز "اللہ اکبر" میں اللہ تعالیٰ نے کسقدر طاقت رکھی ہے۔ کہ اس لفظ کے سنتے ہی مسلمانوں کے دلوں میں ایک نئی حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ دیکھا دیکھی بعض غیر احمدی بھی آشامل ہوئے۔ ظہر کی نماز باجماعت ادا کرنے کے بعد دوپہر کا کھانا کھایا۔ عجیب ہی نظارہ تھا کہ گویا کوئی عرب کارواں تھوڑی دیر کے لئے کسی نخلستان میں ٹھہر گیا ہے۔ چار بجے پھر اللہ اکبر کی آواز بلند ہوئی۔ عصر کی نماز ادا کی گئی۔ اور پروگرام کے مطابق ۴½ بجے یہ قافلہ اپنے گھروں کو واپس لوٹا۔

جملہ خدام پر اس پکنک کا نہایت خوشکن اثر ہوا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ انہیں اپنی قدر وقیمت کا احساس ہونا شروع ہوا کیونکہ بسا اوقات . . . . . . انسان کے اندر بعض خاص صفات اور قابلیتیں ودیعت ہوتی ہیں۔ جن کا خود اسے بھی علم نہیں ہوتا لیکن علم ہو جانے پر وہ ان قابلیتوں کو بروئے کار لا کر ایسے کارہائے نمایاں دکھاتا ہے کہ دنیا دنگ رہ جائے۔

بالآخر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور جملہ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کے لئے درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہاں کی جماعت کے جملہ افراد کو اپنے فرائض ادا کرنے کی ہمت عطا فرمائے اور ہم مبلغین کو توفیق دے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو من وعن پہونچاتے ہوئے اپنا صحیح عملی نمونہ پیش کریں۔

سلطان احمد مرحوم ــــ درویش قادیان

جیسا کہ قارئین الفضل کو حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ کے اعلان سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ قادیان میں مقیم درویشوں میں سے ایک نوجوان درویش جو ابھی عنفوان شباب کی منزلیں طے کر رہا تھا المسمیٰ سلطان احمد ولد میاں محمد بخش صاحب قوم کشمیری سکنہ کھاریاں ضلع گجرات عمر بائیس سال ساڑھے چار ماہ صرف ایک آدھ دن کی علالت کے بعد دنیائے عالم جاودانی ہو گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم اپنے بوڑھے والدین کا بڑا بیٹا تھا اسکے دوسرے بھائی بہن ابھی خوردسال ہیں مرحوم نے مڈل تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد چودہ سال کی عمر میں انچوں کی فوج میں بھرتی ہو کر موٹر ڈرائیونگ کی ٹریننگ حاصل کی اور چھ سال کی ملازمت کے بعد جب ماہ ستمبر ۱۹۴۷ء میں واپس گھر آیا تو صرف پندرہ روز گذرے تھے کہ خدمت مرکز کی خاطر قادیان جانے کے لئے مرحوم نے اپنے آپ کو پیش کر دیا۔ مرحوم کے بوڑھے والدین نے جو سلسلہ سے فدایانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ اس کو خوشی سے قادیان جانے کی اجازت دے دی۔

قادیان میں مرحوم نے دو سال کا عرصہ مقامی امیر صاحب کی اطاعت اور مفوضہ خدمت کو تندہی سے سرانجام دینے میں گذارا اور اسی خدمت کو سرانجام دیتے ہوئے اپنی جان شیریں حضرت جان آفرین جل جلالہ پر قربان کر گیا

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

مرحوم بچپن سے ہی احمدیت کا شیدائی تھا اور سلسلہ کی ہر خدمت میں حتی الامکان حصہ لیتا رہتا تھا۔ اپنی ملازمت کے دوران میں اخبار الفضل کو باقاعدہ خریدتا اور ماہوار چندہ بالشرح ادا کرتا رہا۔ قادیان جاتے وقت اپنی بوڑھی والدہ کو کہا کہ جب تک قادیان کو خدا دے میں واپس نہیں آؤنگا۔

قادیان کے اکثر درویشوں نے اپنے والدین اور دیگر متعلقین کو اپنے فوٹو بھیجے تو اسکی والدہ نے بھی لکھا کہ تم بھی اپنا فوٹو بھیجو۔ اس پر مرحوم نے والدہ کو جواب دیا کہ اگر آپ میرا فوٹو دیکھ کر بے صبری نہ دکھلائیں اور روئیں نہیں تو بھیجونگا۔ کیونکہ میں عہد کر چکا ہوں کہ جب تک قادیان واپس نہ ملے میں قادیان سے نہیں لوٹونگا۔ جب والدہ نے وعدہ کیا تو اپنا فوٹو بھیجا۔

مرحوم کی اچانک وفات پر اسکے والدین نے مثالی طور پر صبر کا نمونہ دکھایا۔ کیونکہ مرحوم صرف ایک دن بیمار رہ کر رحلت کر گیا۔ اسلئے اسکے والدین اور دیگر متعلقین کو اسکے بیمار ہونے کی خبر بھی نہ دی جا سکی اور نہ ہی تیمارداروں کو یہ امید تھی کہ مرحوم اس قدر مختصر بیماری کے بعد وفات پا جائے گا۔ اسلئے اندیشہ تھا کہ اسکی وفات کی اطلاع ملنے پر اسکی والدہ کی حالت ضرور دگرگوں ہو جائے گی اور ممکن ہے کہ وہ اس صدمہ سے کسی مہلک تکلیف میں مبتلا ہو جائے لیکن اس ضعیفہ نے جس طرح صبر کیا وہ ہر مومنہ والدہ کے لئے قابل مثال ہے۔

مرحوم کی والدہ کو ضعف دل کی شکایت بھی ہے اور انہیں اپنے اس بڑے بیٹے سے محبت بھی شدید تھی۔ مرحوم کی فوتیدگی کی اطلاع ملی تو کمال حوصلہ دکھلایا اور صبر و شکر سے کام لیا اور جب ایک غیر احمدی

اطفال الاحمدیہ پاکستان کا سالانہ اجتماع

جملہ قائدین و زعماء و مربیان مجالس اطفال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ امسال ۳۰-۳۱ اکتوبر و یکم نومبر کو انشاء اللہ اطفال الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع ربوہ میں منعقد ہو گا۔

اطفال کو اچھی طرح ذہن نشین کرا دیا جائے۔ کہ اس اجتماع میں شرکت کی حسب ذیل شرائط ہیں۔

(۱) صرف ۱۱ سے ۱۵ سال تک کے بچے اس میں شامل ہو سکیں گے۔

(۲) ربوہ۔ چنیوٹ۔ احمد نگر و مدرسہ احمدیہ کی مجالس کے لئے شمولیت لازمی ہو گی۔

(۳) دیگر تمام مجالس اپنی طرف سے ۲۰ اطفال پر ایک نمائندہ ضرور بھجوائیں۔ زیادہ بچے بھی بھجوائے جا سکتے ہیں

(۴) ہر مجلس کی طرف سے یکم اکتوبر سے قبل اطلاع ملنی ضرور ہو گی کہ ان کی طرف سے کس قدر بچے آ رہے ہیں۔ ان کے نام۔ ان کی عمریں۔ تعلیم اور اگر کسی مقابلہ میں حصہ لینا ہو۔ تو اس کا ذکر ہو۔

(۵) ہر مجلس اپنے بچوں کے لئے خیمہ کا بند و بست خود کرے گی۔ صرف اکیلے نمائندے کا انتظام وکل مجالس کی طرف سے ہو سکے گا۔

خیمہ کا سامان ۳ لاٹھیاں۔ ۲ دہریں۔ رسیاں اور ۸ کھونٹے ہیں۔ ہر طفل اپنے ہمراہ گلاس پلیٹ یا پیالہ۔ سوئی دھاگہ۔ پٹی یا رومال۔ ناشتہ کے لئے ایک سیر چنے ضرور لائے۔

(۶) ۳۰ اکتوبر کو ۱۱ بجے صبح تک خیمے لگ جانے ضروری ہوں گے۔ ۸½ بجے صبح داخلہ شروع ہو جائے گا۔ اس سے قبل آنے والے صیغہ ضیافت صدر انجمن احمدیہ کے مہمان ہوں گے۔

(۷) حسب ذیل مقابلے ہوں گے۔

پیغام رسانی۔ مقابلہ حفظ قرآن و تلاوت۔ مقابلہ مطالعہ کتب سلسلہ۔ مقابلہ عام معلومات و اخلاقی سوالات۔ مشاہدہ و معائنہ۔ بیت بازی۔ اور درثمین و کلام محمودؐ۔

تقاریر فی البدیہہ:۔ جس کے عنوانات حسب ذیل ہوں گے۔

(۱) میرے ارادے (۲) میرا مذہب (۳) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی۔ (۴) احمدیت (۵) بانی اسلام (۶) بانی سلسلہ احمدیہ (۷) حضرت خلیفہ اول کی زندگی کا ایک پر اثر واقعہ۔ (۸) شہید اسلام (۹) تجارت حرفت۔ زراعت میں سے کون پیشہ قابل قدر ہے۔ (۱۰) موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ گھوڑا یا تانگہ ان میں سے کونسی مجھے محبوب ہے۔ اور کیوں۔

ورزشی مقابلے:۔ نشانہ غلیل ۔ ہر مقابلہ کرنے والا اپنی غلیل اور غلیلے ساتھ لائے ۔ دوڑ پچاس گز ۔ اونچی آواز ۔ تیز چلنا ۔ ہوائی بندوق کا نشانہ ۔ کپڑا دھونے کا مقابلہ ۔ ہر طفل صابن اور کپڑا ساتھ لائے گا۔

ہر شامل ہونے والے طفل کے لئے ضروری ہے۔ کہ ۸ آنے اور ایک سیر آٹا ساتھ لائے۔ یا پہلے بھجوا دے۔

مہتمم اطفال مجلس مرکزیہ خدام الاحمدیہ۔ ربوہ۔)

عالمی یوم صحت

۲۲ ستمبر کو پورے پاکستان میں عالمی یوم صحت، منایا جا رہا ہے۔ اس دن ہر پاکستانی کو اپنی اور اپنے متعلقین کی صحت کا معیار بلند کرنے کا عزم کرنا چاہیئے۔

صحت کوئی عطیہ نہیں۔ اس کو قائم رکھنے کے لئے متواتر نگہداشت اور پیہم عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ ہر شخص کا فرض ہے۔ کہ خود کو بیماری سے دور رکھ کر قوم کی صحت کا معیار بلند کرنے میں حکومت کی کوششوں سے تعاون کرے۔

دنیا کی سلامتی و حفاظت کے لئے صحت کی بنیادی اہمیت کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ اور اقوام متحدہ نے عالمی ادارہ صحت قائم کیا ہے۔ تاکہ صحت کا شعور پیدا کرے۔ اور عام طریقہ پر انسانی صحت کی حفاظت کے لئے بین الاقوامی طریقہ پر تدابیر کرے۔

عالمی ادارہ صحت کی ایک قرارداد کے مطابق پاکستان میں عالمی یوم صحت منایا جا رہا ہے۔ اس ادارہ کے دستور کے دیباچہ میں نصب العین پیش کئے گئے ہیں۔ دیباچہ میں لکھا ہے کہ:۔

"تندرستی صرف مرض یا کمزوری نہ ہونے کا نام نہیں۔ بلکہ وہ مکمل عمرانی دماغی اور جسمانی تندرستی کی حالت ہے۔ بلا کسی قومی مذہبی۔ سیاسی۔ اقتصادی یا عمرانی حالت کے امتیاز کے ہر انسان کا ایک بنیادی حق ہے۔ کہ اس کی صحت بلند ترین معیار پر ہو۔

"تمام اقوام کی صحت امن و سلامتی کو نسل کے قیام کے لئے بنیادی حیثیت رکھتی ہے۔ اور افراد اور مملکتوں کے کلی تعاون کی محتاج ہے۔

صحت کی ترقی اور حفاظت کے سلسلہ میں کسی مملکت کی کامیابی تمام اقوام کے لئے مفید ہے۔

"صحت کی ترقی اور بیماری بالخصوص متعدی بیماری پر قابو پانے کے سلسلہ میں مختلف اقوام کی غیر متوازن ترقی سب کے لئے مشترکہ خطرہ ہے۔

بچے کی صحت مند نشو و نما بنیادی طور پر اہم ہے۔ اور تغیر پذیر ماحول میں اس قسم کی نشو و نما کے لئے مل جل کر رہنے کی صلاحیت نہایت ضروری ہے۔

مکمل طور پر صحت حاصل کرنے کے لئے نہایت ضروری ہے کہ طبی نفسیاتی اور اس طرح کے متعلقہ علوم کے فوائد کو تمام اقوام تک پہنچایا جائے۔

عوام کی ذہنی صحت کے لئے باخبر اشخاص کی رائے اور عوام کا سرگرم تعاون اشد ضروری ہے۔

عوام کی صحت کی ذمہ داری حکومتوں پر عائد ہوتی ہے اور وہ مناسب صحتی و معاشرتی تدابیر کے ذریعہ اس سے عہدہ برآ ہو سکتی ہیں۔

پاکستان عالمی ادارہ صحت کا رکن ہے۔ اور وہ اس ادارہ کے مشرق وسطی کے منطقہ وار دفتر میں شامل ہو گیا ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے ایک جماعت انسداد ملیریا کا کام کرنے کے لئے بھیجی ہے۔ جو مشرقی بنگال میں اپنے کام میں مصروف ہے۔ عالمی ادارہ صحت نے پاکستانیوں کو مختلف طبی مضامین میں اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے چھ وظیفے بھی دیئے ہیں۔ اس کی متعلقہ جماعتوں مثلاً اقوام متحدہ کے بین الاقوامی فنڈ برائے اطفال اور "جوائنٹ انٹر پرائیز" پاکستان کے لئے اپنے منصوبے تیار کرنے میں مصروف ہیں۔ "جوائنٹ انٹرپرائز" نے دو جماعتیں بھیجی ہیں۔ جو پاکستان میں انسداد تپ دق کی غرض سے بی۔ سی۔ جی کے ٹیکے لگا رہی ہیں۔ اور پاکستانی عملہ کو تربیت دے رہی ہیں۔ اقوام متحدہ کا بین الاقوامی فنڈ برائے اطفال پاکستان میں زچاؤں اور بچوں کی بہبود کے لئے منصوبہ تیار کر رہا ہے۔ اور اس نے اس مقصد کے لئے پانچ لاکھ روپیہ علیحدہ کر دیا ہے۔

موصی احباب کے لئے

بعض دوست وصیت کے متعلق خط و کتابت کرتے ہوئے موصیہ کے متعلق لکھ دیتے ہیں۔ اہلیہ فلاں۔ بنت فلاں۔ حالانکہ اس سے دفتر ہذا کو کس طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اس کا نام فلاں ہے۔ صیغہ ہذا سے خط و کتابت کرنے کے لئے ضروری ہے کہ موصیہ کا نام اور نمبر وصیت درج ہو۔ امید ہے۔ کہ آئندہ دوست اس کا خیال رکھیں گے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے ایک غیر احمدی دوست جناب سب ... جماعت احمدیہ سے اپنے کیس میں بریت کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں احباب جماعت انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں (سید سجاد احمد صاحب مقیم کوہ...)

(۲) میرے چچا فیض احمد صاحب اور چچا زاد بھائی عزیزم محمد احمد سخت بیمار ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحت یابی کے لئے درد دل سے دعا کریں (غلام احمد ظہور ربوہ ضلع جھنگ)

ولادت

حکیم فضل الٰہی صاحب آف راہوں حال کولمبو کے ہاں مورخہ ۲۹ اگست کو بروز پیر صبح چھ بجے اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کی عمر دراز کرے۔ اور خادم دین اور صالح بنائے آمین۔

(عبد الرشید قریشی وکیل المال تحریک جدید)

جماعتہائے سندھ و کراچی کے لئے

بسلسلہ یوم التبلیغ ۲۵ ستمبر جملہ جماعتوں کو تبلیغی لٹریچر بھجوا دیا گیا ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس دن زیادہ سے زیادہ وقت اپنی اپنی جماعتوں کے انتظام کے ماتحت تبلیغ میں صرف فرمائیں۔ خود اپنے شہر اور گاؤں کے علاوہ ارد گرد کے قریبی علاقوں میں جو اکثر زیر تبلیغ رہتے ہیں۔ خاص طور پر تبلیغ کی جائے۔ سیکرٹری صاحبان تبلیغ احباب سے رپورٹ لے کر مرکز میں جلدی بھجوا دیں۔ نیز اخبار الفضل کو بھی۔ (احمد دین پراونشل سیکرٹری تبلیغ سندھ کراچی)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔

بقیہ صفحہ ۵

... عورت نے کہا۔ کہ اس کا نوجوان بیٹا وفات پا گیا ہے ... اور ماں کوئی بین وغیرہ واویلا نہیں کرتی۔ تو اس نے جواب دیا کہ سلطان احمدؐ نے جہاں جانا تھا۔ چلا گیا۔ کیا واویلا سے وہ واپس آ جائے گا۔ جب وہ اللہ پاک کے لئے اپنی زندگی قربان کر چکا۔ تو اب مجھے اس کے مرنے کا کیا غم ہے؟

قادیان کے درویشوں میں غالباً یہ پہلا نوجوان درویش ہے جو عین نوجوانی میں سلسلہ کی خدمت وطن سے ہجرت حضرت خلیفہ وقت کی اطاعت اپنے بوڑھے والدین اور کمسن بہن بھائیوں کی جدائی میں رحلت کر گیا۔ جماعت کے مخلص اور درد دل رکھنے والے احباب اس کی بلندی درجات اور پسماندگان کے صبر و تسلیم کے ذریعہ ماجور ہونے کی دعا کریں۔ خاکسار صدر الدین از کھاریاں ضلع گجرات۔

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۲۰۸ میں نصیر احمد ولد بابو احمد بخش صاحب مرحوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال سکنہ ونجل ڈاکخانہ جابٹر ابوالی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری ماہوار تنخواہ ۱۵۷/- روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میری تنخواہ میں کمی و بیشی ہوگی۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا۔ اس وقت زمین کی جائداد میرے نام پر مستقل نہیں ہوئی جب بھی مستقل ہو جائے گی میں اس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر میری جس قدر جائداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ نصیر احمد مکان ۲۰/T آریہ محلہ شہر راولپنڈی گواہ شد شفیق احمد ہیڈ ڈرافٹسمین کلرک محکمہ تعلیم۔ گواہ شد عبدالرحمن سیکرٹری مال۔

وصیت نمبر ۱۲۳۴۷۔ میں غلام احمد ولد مرزا سکندر علی صاحب عمر ۳۳ سال ساکن صدر بازار لاہور برانڈرتھ روڈ گلی نمبر ۷۳ مکان نمبر ۶۷۹ رام پور چھاؤنی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میری اس وقت ماہوار آمدن بذریعہ تجارت ۹۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدن کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ غلام احمد مہاجر سیکھواں شہر ریاست کپورتھلہ۔ گواہ شد محمد شفیع گلی ۷۳ مکان ۶۲۹ برانڈرتھ محلہ صدر بازار۔ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۳۴۹۔ میں مہاجرہ زینب بی بی بیوہ محمد عالمگیر مرحوم عمر ۴۴ سال سکنہ لاہور برانڈرتھ محلہ گلی ۳۵ مکان ۶۷۹ غلام احمد پارک بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۱۰۰/- ایکسو روپیہ ہے جو اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوئی ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہوگا۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ الامۃ:۔ زینب بی بی بقلم خود لاہور چھاؤنی برانڈرتھ محلہ گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد:۔ غلام احمد حقیقی بھائی موصیہ مذکورہ

وصیت نمبر ۱۲۳۱۰ میں نیاز بیگم زوجہ احمد علی خان احمدی قوم گوجر راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال محلہ کٹیاں چنیوٹ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۵/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ میرا حق مہر ۳۲/- روپے ہے۔ جو کہ بذمہ خاوند ہے میرے پاس طلائی ایک تولہ سونا ہے۔ جس کی قیمت موجودہ ۱۱۰/- روپیہ ہے۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میرے مرنے پر جس قدر جائداد ہوگی۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ الامۃ:۔ نشان انگوٹھا نیاز بیگم گواہ شد:۔ شیخ محمد حسین فائننشل سیکرٹری مال محلہ گڑھا کوچہ چنگواں گواہ شد:۔ احمد علی احمدی سابق برسیوہ خاوند موصیہ حال چنیوٹ

وصیت نمبر ۱۲۱۶۱ میں عبدالحق نور ولد الٰہی بخش صاحب پیشہ زراعت عمر ۵۰ سال حال کرونڈی ٹیکا مانگ ریاست خیرپور سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد مشرقی پنجاب ضلع گورداسپور میں بصورت اراضی تھی۔ اب میری کوئی نہیں ہے۔ اگر سابقہ اراضی کے عوض کوئی جائداد مجھے مل گئی۔ یا اس کے بعد مرتے تک جو جائداد پیدا کروں۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد:۔ عبدالحق نور گواہ شد:۔ چوہدری اسمٰعیل ولد سردار خان گواہ شد:۔ منشی کمال الدین تحصیل نارووال

وصیت نمبر ۱۲۱۶۳۔ میں غلام رسول ولد بہادر علی صاحب ساکن سیراڑ ڈاکخانہ خاص تحصیل گوجرخان ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اراضی متروکہ کنال قیمتی اندازاً تین صد چالیس روپیہ ہے۔ مکان رہائشی قیمتی اندازاً ۵۰۰/- روپیہ ہے۔ دستی ریڑے تین عدد قیمتی ۱۶۰/- ایکسو ساٹھ روپے ہے۔ میں مندرجہ بالا کل جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ نیز میں اپنی ماہوار آمدن کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ غلام رسول حال مکان ۳۳/S راولپنڈی بھابڑا بازار۔ گواہ شد:۔ غلام احمد کارکن دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد برکت علی بقلم خود۔

وصیت نمبر ۱۲۲۲۳ میں میر محمد عاصم خاں ولد مولوی محمد جی صاحب قوم قریشی عباسی عمر ۳۳ سال قادیان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۵/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اسوقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارا اس وقت تنخواہ پر ہے جو کل مع الاؤنس ایک سو ستر ۱۷۰/- روپے ہے میں اس کے دسویں حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر اگر کوئی جائداد اسکے علاوہ ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ میر محمد عاصم خاں۔ جی ایس۔ سی اگریکلچر کیمبلپور ڈسٹرکٹ W. Punjab [illegible] گواہ شد:۔ محمد جی ۱۹ مئی ۱۹۴۸ء قادیان دارالفضل گواہ شد:۔ سابق صدر دارالبرکات شرقی

وصیت نمبر ۱۲۱۶۷ میں ضیاء الحق ولد حاجی منشی نور محمد خانصاحب مرحوم شہید قوم ککے زئی عمر ۵۰ سال ساکن فیض اللہ چک ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۷/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد جو مشرقی پنجاب میں تھی۔ اب میرے قبضہ میں نہیں ہے۔ اس وقت میرا گذارہ ملازمت پر ہے اور ماہوار تنخواہ مبلغ ۵۰۰/- روپے (۵ صد ہے) میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں۔ نیز میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا۔ العبد:۔ ضیاء الحق خاں حال آرڈیننس ڈپو کوئٹہ معرفت ڈاکٹر عبدالغفور الحق خاں ایم۔ بی۔ بی۔ ایس طوغی روڈ کوئٹہ۔ گواہ شد:۔ علی محمد اجمیری۔ گواہ شد:۔ صلاح الدین بقلم خود

وصیت نمبر ۱۲۱۶۸ میں محمد اسمٰعیل ولد محمد بخش صاحب عمر ۲۷ سال ساکن چک ۱۰۴ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد کوئی نہیں ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہونگا اسکے بعد اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے ترکہ پر بھی میری وصیت حاوی ہوگی۔ العبد:۔ محمد اسمٰعیل حوالدار کلرک A.G/org 2 (a) G.H.Q. (P) گواہ شد:۔ شرافت احمد جمعدار کلرک C.O.D. [illegible] گواہ شد:۔ غلام احمد واقف زندگی دفتر وصیت

بعدالت ملک محمد حیدر خان صاحب افسر مال بہادر ضلع گوجرانوالہ

پیرا ولد صوبہ قوم جٹ ساکن بھٹھہ راجیاں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ (فریق اول)

بنام

ناظر سنگھ ولد نانک سنگھ قوم جٹ وڑک ساکن موضع قابری ضلع شیخوپورہ (فریق دوم)

درخواست فک الرہن اراضی واقعہ بھٹھہ راجیاں

مقدمہ بالا میں فریق ثانی ہندوستان بلا پتہ چلا گیا ہے جس کی تعمیل معمولی طریقہ سے نہیں ہو سکتی۔ لہذا فریق ثانی ناظر سنگھ کو بذریعہ اشتہار ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ پیروی مقدمہ ہمارے اجلاس میں بہ تقرر ۶/۱۰/۴۹ حاضر آویں بصورت دیگر آپ کے خلاف کاروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ آج ۷ ستمبر ۱۹۴۹ء کو بہ ثبت ہمارے دستخط اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم۔

مہر عدالت

راشن شدہ اجناس کی ناجائز درآمد تشویشناک حد تک بڑھ گئی ہے

حکومت سخت کارروائی کرے گی

لاہور ۲۲ ستمبر۔ حکومت مغربی پنجاب کو لاہور میں راشن شدہ اجناس خوردنی کی ناجائز درآمد اور فروخت کے تشویشناک حد تک بڑھ جانے کا علم ہوا ہے۔ قانون کی رو سے راشن شدہ علاقے میں رہنے والے عوام چھ ماہ تک کی گندم کی ضروریات غیر مشینی ذرائع سے درآمد کرنے کے مجاز ہیں۔ لیکن جیسا کہ اطلاعات سے مظہر ہے بعض غیر ذمہ دار عناصر راشن شدہ علاقے میں گندم کی کافی مقدار فروخت کرنے کی غرض سے لا رہے ہیں۔ ان کی یہ مذموم حرکت راشن کے نظام کی جڑوں کو کھوکھلا اور کمزور کرنے کا باعث بن رہی ہے نیز اجناس خوردنی کے خریداروں اور سوداگروں کے لئے وجہ ترغیب و حرص بن رہی ہے۔ ان حالات حکومت نے اس نوع کی غیر آئینی حرکات کے فوری سدباب کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور اب سے ایسی قانون شکنی پر سخت ترین کارروائی کی جائے گی۔

جرمن جمہوریہ کے چانسلر کو پیام تہنیت

لنڈن (ہوائی ڈاک) ۲۳ ستمبر۔ وزیر اعظم برطانیہ نے ڈاکٹر اڈی نوائر کو جو حال ہی میں جرمن جمہوریہ کے چانسلر منتخب ہوئے ہیں مندرجہ ذیل پیغام ارسال کیا ہے "آپ کے وفاقی چانسلر چُنے جانے پر میری طرف سے دلی مبارکباد قبول فرمائیے میری تمنا ہے کہ جرمن فیڈرل جمہوریہ کی یہ پہلی حکومت اپنی تمام بڑی بڑی ذمہ داریوں میں جو اس کے سامنے ہیں بکامیابی سے عہدہ برآ ہو سکے۔"

فرانس اور پاکستان کے مابین تجارتی مذاکرات

کراچی ۲۲ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ۴ اکتوبر کو ایک تجارتی مشن یہاں آ رہا ہے تاکہ فرانس اور پاکستان کے مابین تجارتی معاہدہ کے مذاکرات منعقد کرے۔ معلوم ہوا کہ کراچی کے فرانسیسی سفارتخانے کے دو ارکان بھی اس مشن میں شمولیت کریں گے۔ اس مشن کی قیادت پاکستان کے فرانسیسی وزیر مختار کریں گے۔ فرانسیسی مشن اور حکومت پاکستان کے مابین رسمی مذاکرات اگلے سوموار کو شروع ہو جائیں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان کے سیکرٹری جنرل مسٹر محمد علی پاکستانی وفد کی رہنمائی کریں گے۔

---

* فی الحقیقت کوئی علیحدہ ڈائریکٹر محکمہ پنچایت کبھی مقرر نہیں کیا گیا۔ اس اسامی کا چارج پہلے جوائنٹ رجسٹرار کو اپریٹو سوسائیٹیز کو اور بعد میں ڈپٹی سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کو دیا گیا تھا۔ آخر مارچ ۱۹۴۶ء میں آخری فیصلہ کیا گیا جبکہ ڈائریکٹر پنچایت کی علیحدہ اسامی کو رسمی طور پر ختم کر کے اسکا متعلقہ کام سیکرٹری لوکل گورنمنٹ کے سپرد کیا گیا تھا۔ جو کام پہلے ڈائریکٹر محکمہ پنچایت کیا کرتے تھے وہی کام اب سیکرٹریٹ میں لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کرتا ہے۔ ڈپٹی کمشنر کے سپرد ہے۔ اس کام میں مدد دینے کے لئے ہر ایک ضلع میں ایک پنچایت افسر اور ایک اسسٹنٹ پنچایت افسر متعین کیا گیا ہے۔ لہٰذا پنچائتیں پہلے کی طرح قائم ہیں اور حکومت پہلے کے مقابلہ میں اب زیادہ کفایت شعارانہ اور قابل دہندگاروں کی مدد سے ان پنچائتوں کی سرگرمیوں کی نگرانی کے فرائض سرانجام دے رہی ہے۔

زیادہ دام وصول کرنے پر سزا

لاہور ۲۲ اکتوبر۔ راشننگ کنٹرولر نے اگست ۱۹۴۹ء کے دوران میں چار ڈپو ہولڈروں کو زیادہ دام وصول کرنے، سٹاک میں کمی بیشی رکھنے اور دیگر بے قاعدگیوں کے سبب پندرہ سے پچاس روپے تک جرمانہ کیا۔

جنرل گریسی کی کراچی میں تشریف آوری

کراچی ۲۳ ستمبر۔ پاکستانی فوج کے کمانڈر ان چیف جنرل سر ڈگلس گریسی لیڈی گریسی کے ہمراہ کل یہاں کراچی تشریف لائے۔ معلوم ہوا ہے کہ ہفتہ کو راولپنڈی روانہ ہو جائیں گے۔

پنچائتیں پہلے کی طرح اب بھی قائم ہیں

لاہور ۲۲ ستمبر۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب کی ایک سرکاری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ مغربی پنجاب کی پنچایت فیڈریشن کی درخواست پر ہز ایکسی لینسی گورنر مغربی پنجاب نے گذشتہ ۱۵ مارچ میں محکمہ پنچائت کو توڑ دینے کے سوال کا جائزہ لیا۔ محکمہ کی تخفیف کا مسئلہ گذشتہ کچھ عرصہ تک اخبارات میں کسی حد تک تنقید و دلچسپ مباحثے کا موضوع بنا رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نکتہ چینی کی بنا کسی قدر اس غلط فہمی پر ہوئی ہے کہ محکمہ پنچائت کی تخفیف جیسا کہ یہ محکمہ پہلے قائم تھا پنچائتوں کو ختم کرنے یا انہیں مناسب سرکاری امداد اور نگرانی سے محروم رکھنے کا موجب بنتی تھی۔ یہ بات نہیں ہے گذشتہ مارچ میں جو فیصلہ ہوا تھا اس سے سرکاری طور پر نگرانی اور کنٹرول کے کام میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ یہ سوال کافی عرصہ تک زیر غور رہا کہ آیا صوبہ میں پنچائتوں کے کنٹرول اور نگرانی کا کام ایک علیحدہ محکمہ پنچائت سرانجام دے یا کوئی اور محکمہ۔ نومبر ۱۹۴۷ء یعنی تقسیم کے فوراً بعد یہ سوال اس وقت کے وزیر اعظم مغربی پنجاب نے اٹھایا تھا۔ جنہوں نے اس امر کی تحقیقات کرنے کا حکم دیا تھا۔ تحقیقات کے دوران میں پنچائتوں کے ڈائریکٹروں کی اسامی کو کسی دوسری اسامی میں ضم کر دینے سے متعلق تبادل تجاویز کی سفارش کی گئی تھی ان سفارشات پر مختلف وزارت کے عہد میں کوئی احکام جاری نہیں کئے گئے تھے۔ لیکن تقسیم کے بعد

مکتوب لندن

لندن میں پاکستان کی ٹیم۔ قائد اعظم کے یادگاری ٹکٹوں کی اشاعت

دار العوام کو پاکستان کا تحفہ

لندن ۲۲ ستمبر۔ پاکستان ہاؤس میں "پاکستان سپورٹس اینڈ سوشل کلب" قائم ہے۔ ہاکی کلب اسی کی ایک پھلتی پھولتی شاخ ہے۔ جسے آج سے ایک سال پہلے قائم کیا گیا تھا۔ ٹیم کے کپتان مسٹر امیر علی ہیں جو سنٹر فارورڈ کھیلتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس وقت کلب میں پچاس کے قریب ممبر ہیں پچھلے سال انہوں نے بیالیس مرتبہ کھیلا۔ اور صرف چار مرتبہ شکست کھائی دو بار تو اکیلے ہیمفرسٹ نے ہرایا جس میں مسٹر امیر علی نے کہا ہم منتظر ہیں کہ آنے والے سیزن میں اس شکست کی تلافی کریں۔ پچھلے سال ہماری ٹیم بالکل نئی تھی۔ اسلئے ہم تیسرے اور چوتھے درجے کی ٹیموں سے کھیل لیتے تھے۔ لیکن اب ہم اپنی طاقت ظاہر کر چکے ہیں۔ ہم مستحکم ہیں، ہم نے زیادہ طاقتور حریفوں سے لڑیں گے۔ اگلے سیزن میں چھپن کھیلوں کی فہرست تیار ہو چکی ہے۔ لندن میں پاکستانی کھلاڑی بہت زیادہ مرتبہ نہیں کھیل سکتے۔ البتہ گرمیوں میں انہوں نے کئی میچ کھیلے۔ نہ صرف برطانیہ میں بلکہ بلجیم میں بھی۔ پچھلے مہینہ اپس وچ میں کھیلوں کا میلہ ہوا تھا تو پاکستانی ٹیم نے ایسٹ اینگلیا کی ایک مضبوط ٹیم کو چار گول سے ہرایا۔ مسٹر امیر علی نے بتایا۔ ہماری خواہش ہے کہ ایک گرمائی کی لیگ بنائیں۔ کیونکہ سردیوں کے مقابلے پر گرمیوں میں ہاکی کے لئے موسم اچھا رہتا ہے۔

قائد اعظم کے یادگاری ٹکٹ:۔ مسٹر محی الدین لندن کی مشہور فرم ٹامس دی لارو اینڈ کمپنی میں سکیورٹی پرنٹنگ کی تربیت حاصل کر رہے ہیں۔ قائد اعظم کی پہلی برسی پر پاکستان کے جو یادگاری ٹکٹ چھپے ہیں وہ اسی کمپنی کی کاوش کا نتیجہ ہیں۔ قائد اعظم میموریل فنڈ میں حصہ لینے کی غرض سے اس فرم نے صرف نصف چھپائی وصول کی۔ یہ کمپنی ایک سو سال سے ٹکٹیں چھاپنے کا کام کر رہی ہے۔ اور دنیا کے سارے ملکوں کے لئے ٹکٹ چھاپ چکی ہے۔ اخراجات کی کمی کے سلسلے میں اس کمپنی نے الیکٹرو ٹائپ کا ایک نیا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ یاد رہے کہ اس سال اس کمپنی اور پاکستان کے درمیان ایک نئی شراکت کا آغاز ہوا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ اس فرم نے پاکستان میں "پاکستان سکیورٹی پرنٹنگ کارپوریشن" کی بنیاد رکھ دی ہے۔ فرم کے رسالے میں اس موقع پر کئی صفحے پاکستانی رہنماؤں کی تصاویر پر مشتمل تھے اور ان کے سوانح بھی درج کئے گئے تھے اور کہا گیا تھا کہ اس کارپوریشن کا قیام برطانیہ اور نو دولت پاکستان کے صنعتی تعاون کی ایک مثال ہے۔

دار العوام کو پاکستان کا تحفہ: جرمن طیاروں کی بمباری سے دار العوام کی پرانی عمارت برباد ہو گئی تھی۔ اب یہ دوبارہ بنائی جا رہی ہے۔ کامن ویلتھ کے ممالک نئی عمارت کے لئے مختلف قسم کے تحائف پیش کر رہے ہیں۔ حکومت پاکستان شاہ بلوط کی لکڑی کا ایک دروازہ پیش کرے گی۔ لندن کے پارلیمانی حلقوں میں اس پر بہت اظہار پسندیدگی کیا جا رہا ہے۔ یہ دروازہ لندن میں سر گائیلز گلبرٹ سکاٹ کی نگرانی میں تیار ہوگا یہ عمارت انہیں کی نگرانی میں بن رہی ہے۔ اس سال کے آخر میں اس پر کام شروع ہو جائے گا۔ نئی عمارت پرانی عمارت ہی کی جگہ پر بن رہی ہے اور وہ بنیادی طور پر پرانی عمارت کے ٹھیک انداز ہی میں بنے گی۔ بہرحال نشستوں کی ترتیب اور روشنی اور گرمی کے انتظام کے لحاظ سے بہتر ہو گی۔ نئے ایوان میں نو سو پندرہ نشستیں ہوں گی۔ پچھلے ایوان میں سات سو چالیس تھیں۔ خیال ہے کہ اگلے سال مارچ میں یہ عمارت تیار ہو جائے گی۔

کرنل شاہ کا عزم پشاور

پشاور ۲۲ ستمبر۔ حکومت پاکستان کی ریاستوں اور سرحدی علاقہ جات کی وزارت کے سیکرٹری کرنل ایس۔ بی شاہ کل یہاں آئے۔ امید ہے کہ کرنل شاہ چار یوم تک پشاور میں ٹھہریں گے۔ ۲۷ ستمبر کو آپ بذریعہ طیارہ کراچی روانہ ہو جائیں گے۔

ایٹمی قوت کی پیدوار کا ادارہ

لندن ۲۲ ستمبر۔ چند دنوں کے اندر اندر ایٹمی قوت کی ریسرچ کا ادارہ غباروں کے ذریعہ تجربات کرے گا۔ ان تجربوں کا مقصد موسمیات سے متعلق عناصر کا جائزہ لینا ہے۔ تاکہ ایٹمی قوت حاصل کرتے وقت ان امور کو پیش نظر رکھا جائے۔ ہاروِیل کی طرح کمبرلینڈ میں بھی اسی قسم کے تجربات کئے جائیں گے۔ یہ تجربات ایٹمی قوت کی پیداوار کے ادارے کے زیر اہتمام کئے جائیں گے ان تجربات کا تعلق برطانیہ کی سپلائی منسٹری سے ہے۔ اور ان کا مقصد یہ ہے کہ برطانیہ میں ایٹمی قوت سے اگر فائدہ اٹھایا جائے تو عوام کی صحت پر اس کا برا اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔